ٹیلیفون نمبر ۳۳ — جسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۲ | ۱۸ ماہ وفا ۱۳۲۳ ہش | ۲۶ رجب ۱۳۶۳ھ | ۱۸ جولائی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۶۶

مدینۃ المسیحؑ

ڈلہوزی ۱۶ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے سات بجے شام کی اطلاع بذریعہ فون مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

قادیان ۱۶ ماہ وفا۔ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو کل سے بخار کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صاحبزادی امۃ الوکیل کو تا حال بخار ہوتا ہے۔ اور ایک اور پھوڑا نکلنے کی وجہ سے تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے بھدرواہ تبلیغ کیلئے بھیجا گیا۔

اور مولوی محمد یار صاحب عارف اور مہاشہ محمد عمر صاحب کو ایک ضروری کام کے سلسلہ میں میانی ڈوگراں ضلع سیالکوٹ بھیجا گیا۔

پیغامیوں کی افتراء پردازی اور جھوٹے پراپیگنڈے کے خلاف احتجاجی جلسہ

جناب مولوی عبد المغنی صاحب کی تقریر

قادیان ۱۴ جولائی کل بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں جماعت احمدیہ مرکزیہ قادیان کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے یہ جلسہ منعقد کرنے کی وجوہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ جلسہ اس جھوٹے پروپیگنڈے کے خلاف ہے۔ جو اس وقت ہمارے خلاف اور بالخصوص ہمارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف لاہوری جماعت کی طرف سے کیا اور مسلمانوں کو اشتعال دلایا جا رہا ہے۔ اور اسی غرض سے پنجاب کے بڑے بڑے شہروں اور خاص خاص مقامات میں ہمارے خلاف جلسے کئے جا رہے ہیں۔ یہ جلسہ اس کے خلاف احتجاج کے طور پر کیا جا رہا ہے۔ یہ جھوٹا پروپیگنڈا کیوں کر رہے ہیں؟ اس کی وجہ وہ خطبہ قرار دیتے ہیں جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱ فروری کو پڑھا۔ اور ۱۶ جون کے اخبار الفضل میں شائع ہوا۔ یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ اس خطبہ میں نعوذ باللہ من ذالک حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی ہے۔ لیکن یہ محض جھوٹا پروپیگنڈہ ہے۔ اور [illegible] کو اشتعال دلانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ ورنہ

اس خطبہ میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین یا ہتک کا موجب ہو سکتی ہو۔ بلکہ یہ خطبہ آپ کی شان کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے والا ہے۔ اور ہمارے دلوں میں آپ کی زیادہ سے زیادہ محبت پیدا کرنے والا ہے۔

احمدی جماعت جیسا کہ سب لوگوں کو معلوم ہے۔ جلد باز جماعت نہیں۔ وہ خواہ مخواہ کوئی ایسی بات نہیں کرتی۔ جو دوسروں کے خلاف ہو۔ بلکہ وہ ایسی باتوں کا قلع قمع کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ جو فتنہ و فساد پیدا کرتی ہوں۔ ایسے لوگ جو محض شرارت کی وجہ سے اور کینہ کا بیج اپنے دل میں رکھ کر ہمارے خلاف لوگوں کو اکسانا چاہتے ہیں۔ وہ بھی ناکامی کا منہ دیکھیں گے۔ اس قسم کی متعدد مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ کہ مخالفوں اور شرارت پسند لوگوں نے شرارتیں کیں۔ اور جھوٹے پروپیگنڈے کئے۔ لیکن آخر احمدیہ جماعت نے ان کو نیچا دکھایا۔ ایسا ہی اس شرارت کا انجام بھی ہوگا۔ جو اب ہمارے خلاف کی جا رہی ہے۔ اور ان لوگوں کو منہ کی کھانا پڑے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان خود ان کا امام کم کر رہا ہے مگر کونسی جماعت کا امام؟ اس جماعت کا جو اسلام کے [illegible] قربانی [illegible] کر رہی ہے۔

اور جس کے دل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور آپ کا اس قدر احترام ہے۔ جس کی مثال ملنا محال ہے۔ کیا اس جماعت کا امام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ توہین کر سکتا ہے۔ وہ امام جس کے دل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کا احترام کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے کسی واقعہ کو یاد نہیں کرتا۔ کہ اس کا گلا رقت سے بھر جاتا ہے۔ آپ لوگ جانتے ہیں۔ کہ جب سے ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سائے تلے آئے۔ ہمارے دلوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت آپ کا وقار اور احترام اور آپ کی شان زیادہ سے زیادہ ہی ہوتی گئی۔ اور ہوتی جا رہی ہے۔ اور آپ کا ہر کام جو ہم نے دیکھا اور سنا اس کا ماحصل ہی یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان دنیا میں ظاہر ہو۔ اور آپ کا لایا ہوا دین صحیح طور پر جاری ہو۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ آپ سب کے دلوں میں ایک بہت بڑا جوش اٹھنا چاہیئے۔ کہ کون لوگ ہمیں الزام دے رہے ہیں۔ اور کون لوگ ہمارے خلاف اشتعال دلانے کے لئے جھوٹا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کیا وہ لوگ جو مسلمان ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اور جو بڑے دعویدار

ہیں محبت رسول کے۔ مگر ان کے اعمال سے اس کا قطعاً کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ جب وہ یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ان میں سے ۹۰ یا ۹۹ فیصدی نماز نہیں پڑھتے۔ اور اس سے غافل ہیں۔ تو ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ پس یہ لوگ جو خود شریعت اسلامی سے غافل ہیں۔ اس جماعت پر جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپ کی شان کو دوبالا کرتی ہے۔ اعتراض کر رہے ہیں۔ وہ مسلمان جو شریعت اسلامی اور قرآنی احکام کے مقابلہ میں۔ وراثت کے معاملہ میں رواج کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان کے کام اور ان کی زندگیاں ظاہر کر رہی ہیں۔ کہ وہ کہاں تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر یہی لوگ ہیں۔ جو قرآن میں ناسخ و منسوخ قرار دیتے ہیں۔ اور اپنی زبان سے قرآن شریف کی آیات کو منسوخ کہتے ہیں۔ پھر یہی مسلمان ہیں جو ہم پر اعتراض کر رہے ہیں۔ پیغامی انکی ان باتوں پر کوئی نوٹس نہیں لیتے۔ ان کے کاموں کو دیکھ کر کچھ نہیں بولتے لیکن جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ کھڑا کرنے میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ یہ ہیں اسلام کے دعویدار! یہ باتیں بہت آگے جاتی ہیں اور اگر میں ان اعمال کو ایک ایک کر کے بیان کروں۔ جو مسلمان کہلانے والوں سے سرزد ہوتے ہیں۔ تو بہت وقت لگیگا۔

پس میں آپ صاحبان کے سامنے صرف یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ جلسہ اس اہم مقصد کیلئے ہی ہے جو میں بیان کر چکا ہوں۔ ہم خوش ہیں کہ ان لوگوں میں بھی کچھ تو جوش پیدا ہوا۔ خواہ غلط طور پر ہی ہے

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

ادھر ہمارے احمدیوں کے دل میں بھی جوش پیدا ہؤا۔ وہ دعاؤں کے ذریعہ اور اپنے نیک اعمال کے ذریعہ کوشش کریں گے کہ یہ پروپیگنڈا ہمارے تنزل کا باعث نہ ہو۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری سچائی اور ترقی کا موجب ہو۔

اس کے بعد میں حضرت مولوی شیر علی صاحب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ دُعا کرائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اپنے اعمال سے لوگوں پر ظاہر کردیں کہ ہم وہی کرتے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو بڑھانے اور دوبالا کرنے والا ہے۔ اور ہم وہی کہتے ہیں کہ جس کا خدا تعالےٰ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے۔

اس کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب نے دعا کرائی۔ پھر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اور مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل نائب مہتمم مقامی تبلیغ نے تقریر کی۔

جناب مولوی دل محمد صاحب کی تقریر

تلاوت آیت یسبح للہ مافی السموٰت ومافی الارض الملک القدوس الخ کے بعد فرمایا اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ ہمیشہ دنیا میں رسول بھیجتا رہا ہے۔ اور بھیجتا رہے گا۔ لیکن جب کبھی کسی کو اللہ تعالےٰ نے مبعوث فرمایا۔ دنیا نے اسکی مخالفت کی۔ ہر قسم کے بہتان اور الزام لگائے آپ کو علم ہے کہ اس وقت یہ جلسہ کس غرض کے ماتحت کیا جا رہا ہے۔ پیغامیوں اور ان کے ہمنواؤں نے خطبہ میں کی ایک فقرہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کے نام سے غلط پروپیگنڈا شروع کیا ہے۔ کہنے کو تو ہر مسلمان کہتا ہے۔ کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑی محبت رکھتا ہوں۔ اور ہر ایک فرقہ دعویدار ہے کہ ہم ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بلند کرنے والے ہیں۔ مگر دنیا کو معلوم ہے کہ عمل سے اس کا ثبوت کون دے رہا ہے۔ — آج وہ کون ہے جس نے اسلام کی خاطر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی خاطر جان۔ مال۔ علم اور اولاد کو قربان کیا

آیا وہ لوگ جو پیغامی ہیں یا وہ جو اس وقت پیغامیوں کے ہمنوا بنے ہوئے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جو محبت ہم میں ہے اور ہماری جماعت میں ہے۔ اور جو ہمارے امام میں ہے۔ وہ کسی اور میں نہیں۔ ہمارے عمل اور ہمارے کام اس پر شاہد ہیں۔ ہمارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ دن رات مصروف ہیں۔ اور حضور نے اپنی جان اور مال

اور اولاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ اور دنیا میں حضور ہی کے ذریعہ تبلیغ ہو رہی ہے۔ اور تمام ممالک میں حضور نے تبلیغی مشن قائم کر دیئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں کتنے آدمی ہیں جو غیر احمدیوں اور پیغامیوں میں سے ہندوستان سے باہر نکلے۔ اور تبلیغ و اشاعت اسلام کی اس موقعہ پر ہم حکومت کے ذمہ دار افسروں

سے بھی کہتے ہیں کہ لوگوں کو بلاوجہ محض شرارتاً بھڑکایا جا رہا ہے۔ اور یہ ایک ایسی فتنہ پردازی ہے۔ کہ جس کے نتائج نہایت خطرناک نکل سکتے۔ اور ملک کا امن برباد ہو سکتا ہے۔ انہیں اپنے فرائض کی ادائیگی کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور اس فتنہ کو بڑھنے نہیں دینا چاہیئے۔

جناب مولوی ابوالعطاء صاحب کی تقریر

اسکے بعد جناب مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ وسابق مبلغ بلاد عربیہ نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا پر بھی انہوں نے الزام لگایا۔ حالانکہ وہ خدا کی پاک اور پاکباز عورت تھیں۔ قوم کے بڑے بڑے لیڈروں نے یہ کہا کہ تو یہ بچہ کہاں سے آئی۔ لیکن وہ سچی تھیں۔ اور وہ نیک اور پاکباز عورت تھیں۔ وہ موہنہ سے کچھ نہ بولیں بلکہ فاشارت الیہ۔ اس بچے کیطرف اشارہ کردیا۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان عظیم لگایا گیا۔ اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ عائشہ تم اسکے متعلق کچھ کہو۔ اگر یہ سچ ہے تو سچ کہہ دو۔ اسوقت حضرت عائشہ رضی نے فرمایا۔ میں کیا کہوں اگر انکار کروں تو لوگ اعتبار نہ کریں گے اور اگر اقرار کروں تو جھوٹ ہے۔ آخر خدا تعالےٰ نے انکی بریت کا سامان کیا۔ اور حضرت عائشہ کی بریت رہتی دنیا تک دنیا میں قائم رہے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نبی اور رسول ہوں اور لوگوں نے بڑے بڑے الزام دیئے جھوٹا کہا۔ نعوذ باللہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کر رہا ہے۔ کیونکہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور آپ کے اتباع میں نبی ہوں۔ آپ سے الگ ہوکر نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو دنیا میں دوبالا کر دیا آریوں اور عیسائیوں کی طرف سے اعتراض ہو رہے تھے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک خطبہ کے متعلق

ایڈیٹر صاحب "ایمان" کا خط اور اس کا جواب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے جس خطبہ جمعہ کے خلاف غیر مبائعین نے غلط بیانی اور افترا پردازی کی۔ اس کے متعلق ذیل میں ایک خط اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کا جواب درج کیا جاتا ہے۔

خط

بخدمت مرزا محمود احمد صاحب! السلام علیکم۔ آپ کے ۱۱ فروری کے خطبہ کے متعلق شور مچ رہا ہے۔ مَیں نے اس خطبہ کو تمام وکمال پڑھا۔ مجھے اجازت دیں۔ کہ میں آپ کو اس کی اصلاح کی طرف توجہ دلاؤں۔ آپ کا اصل دعوےٰ یہ ہے۔ کہ "(۱) علی حالت یہی ہے۔ کہ کسی ماں نے کوئی ایسا بچہ نہیں جنا۔ اور نہ قیامت تک جن سکتی ہے۔ جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ سکے۔" جب قیامت تک کوئی ماں ایسا بچہ جن ہی نہیں سکتی۔ تو رسول اللہ سے بڑھ سکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور یہی آپ کو کہنا چاہیئے تھا۔ کہ "چونکہ کوئی ماں قیامت تک ایسا بچہ جن نہیں سکتی۔" اس واسطے کوئی شخص رسول سے بڑھ نہیں سکتا۔ یہ تو آپ کے اپنے الفاظ کا صاف منطقی نتیجہ ہے۔ اگر کوئی ماں ایسا بچہ جن سکتی۔ تو وہ بڑھ بھی سکتا۔ لیکن بقول آپ کے جب کوئی ماں ایسا بچہ جن ہی نہیں سکتی۔ تو پھر آپ نے یہ کیوں کہہ دیا۔ کہ (۲) اگر کوئی شخص حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھنا چاہے تو وہ بڑھ سکتا ہے۔" میں نے آپ کے الفاظ میں ۱ و ۲ کی عبارتیں پیش کی ہیں۔ اور یہاں صرف بڑھ سکنے کی بحث ہے۔

بہرحال جب آپ یہ فرماتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ قیامت تک کوئی ماں کوئی ایسا بچہ جن ہی نہیں سکتی۔ جو رسول اللہ سے بڑھ سکے۔ تو پھر آپ کے یہ الفاظ کہ "اگر کوئی شخص رسول سے بڑھنا چاہے تو بڑھ سکتا ہے" بالکل بیکار ہو جاتے ہیں۔ آپ براہ کرم اس مغالطہ کو دور کیجئے ع

عاقبت کار با خداوند است

عبدالمجید قریشی ناظم مرکزی سیرت کمیٹی۔ بٹی (لاہور) ایڈیٹر اخبار "ایمان"

جواب

شکریہ آپ نے کم سے کم خطبہ پڑھا تو۔ باقی تو ایک غلط اقتباس پر شور کر رہے ہیں۔ مَیں نے جو یہ لکھا ہے کہ بڑھ سکتا ہے۔ تو اسکے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے حکماً کسی کو نہیں روکا۔ کیونکہ حکماً روک پیدا کردی جائے تو پھر محمد رسول اللہ صلعم کی عزت میں فرق آتا ہے۔ کہ اپنے زور سے نہیں بڑھے۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے دوسروں کو اس مقام سے خود روک دیا۔ اور جو یہ لکھا ہے۔ کہ کسی ماں نے نہ ایسا بچہ جنا ہے۔ نہ جن سکتی ہے۔ تو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے لحاظ سے لکھا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ قربانی کی ہے۔ کہ عالم الغیب خدا نے انکو سید ولد آدم قرار دیا۔ پس جبکہ خدا تعالےٰ نے جو عالم الغیب ہے بتا دیا ہے۔ کہ آئندہ بھی ان سے کوئی نہیں بڑھے گا۔ تو معلوم ہؤا۔ کہ آئندہ بھی کوئی ماں ایسا بچہ نہیں جنے گی۔ جو آپ سے بڑھ سکے۔ اس لئے نہیں کہ خدا تعالےٰ اسے روکیگا۔ بلکہ اسلئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ قربانی کر چکے

ان کے جوابات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دے کر ان کی تردید فرمائی اور اب اس زمانہ میں سیدنا حضرت محمود ایدہُ اللہ الودود نے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنیاد ڈال کر آریوں۔ سناتنیوں۔ سکھوں اور ہندوؤں کی زبان سے یہ کہلوایا۔ کہ واقعی محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہایت ہی اعلےٰ اور افضل انسان تھے۔ اب غیر مسلم اقوام کے شریف افراد بھی آپ کی تعریف کرتے اور حضور کے محاسن بیان کرتے ہیں۔ اور اعلےٰ کمالات کا تذکرہ کرتے ہیں۔ اس کی بنیاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہی ڈالی۔ اور غیر مبایعین اور دوسرے لوگوں کو اس کی تقلید و اتباع کرنی پڑی لیکن کہاں اصل اور کہاں نقل۔ کہاں زندہ انسان اور کہاں ایک مٹی کا پتلا۔ غیر مبایعین کی تحریک کی بنیاد عداوت محمود پر ہے انہوں نے ہمارے خلاف غیر احمدیوں کو اکسایا۔ لیکن آخر تیس سالہ تجربہ کے بعد یہ ان پر ظاہر ہو گیا۔ کہ غیر احمدی پھر بھی ان کو منافق اور کافر کہتے ہیں۔

آج کل دلائل سے عاجز آ کر غیر مبایعین نے ایک نیا شاخسانہ کھڑا کیا ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی۔ کیونکہ انہوں نے فرمایا ہے۔ خدا تعالےٰ نے تمام اعلےٰ سے اعلےٰ درجات قرب الٰہی پانے کا دروازہ ہر شخص کیلئے کھلا رکھا ہے۔ مگر بایں ہمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں سے افضل ہیں۔ آپ جیسا نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ غیر مبایعین نے اس پاکیزہ نظریہ کو توہین قرار دے کر اشتعال انگیزی شروع کی ہے۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے۔ تو یہ نظریہ عزت کا موجب ہے۔

تم اس خطبہ کا سیاق و سباق دیکھو۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل ہیں۔ سید المرسلین افضل النبیین ہیں۔ اور وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر درجہ رکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ان سے بڑھ کر درجہ اور مقام کسی اور کو عطا نہیں کیا۔ کیونکہ اور کوئی اس درجہ کو نہ پہنچا۔ اور نہ پہنچ سکتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ خدا نے دروازہ ہی بند کر دیا ہے دروازہ تو بے شک کھلا ہے۔ لیکن کوئی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یہ درجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ خدا نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کے ذاتی کمالات اور قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اتنا بڑا بلند مرتبہ اور اعلےٰ مقام عطا فرمایا ہے۔ کہ کوئی شخص آپ سے بڑھ نہیں سکتا۔ یہ تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور آپ کی عزت واحترام کو زیادہ کرتا ہے۔ نہ کہ کم۔ کہ حضرت آدمؑ کی اولاد میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہو سکتا۔ جو آپ سے آگے بڑھ سکے۔ یہ تو خدا نے نہیں کیا۔ کہ آدمؑ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ یا حضرت ابراہیمؑ یا حضرت موسےٰ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ کہ بس اب تم آگے نہ بڑھو۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آگے بڑھ لینے دو۔ بلکہ خدا نے کہا۔ کہ تم بھی جا سکتے ہو۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے برق رفتار شہسوار تھا۔ کہ کوئی ان سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت آدم آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام آئے لیکن کوئی بھی بڑھ نہ سکا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے ہی رہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ میں جو بات ہے۔ اس کی وجہ سے کوئی اعتراض ہم پر نہیں پڑتا۔ جس کی ہم معذرت کریں۔ بلکہ یہ تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو زیادہ اور دوبالا کرتی ہے۔ اور آپ کے درجہ کو زیادہ بلند کرتی ہے۔ ان سے کوئی درجہ کے لحاظ سے اور مرتبے کے لحاظ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اور یہ ہماری خوش اعتقادی نہیں۔ اور نہ ہی ہم اس لئے کہتے ہیں۔ کہ ہم ایک مسلمان کے گھر پیدا ہوئے بلکہ ہمارا تجربہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سب سے افضل اور اعلےٰ اور سید الاولین والآخرین اور درجات میں ایک برق رفتار شہسوار کی طرح بڑھنے والے ہیں۔ غیر مبایعین کے دل بھی مانتے ہیں۔ کہ اگر سارے فقرے اور سارے الفاظ لکھ دیئے۔ تو کوئی ہماری دروغگوئی کی تائید نہیں کرے گا۔ اس لئے انہوں نے صرف ادھورے اور چند الفاظ کچھ پہلے اور کچھ آخر سے لکھ دیئے۔ تاکہ مسلمانوں کو ہمارے خلاف اشتعال دلا کر اکسایا جائے۔ لیکن اگر کسی خدا ترس انسان کے سامنے یہ الفاظ رکھ دیئے جائیں۔ تو وہ کبھی نہیں کہے گا۔ کہ ان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ کوئی ہتک یا توہین ہے۔ یا یہ الفاظ توہین آمیز ہیں۔ ہم حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی پیروی اور اتباع میں نبی مانتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ آپ کی اتباع میں صرف ولی وغیرہ آ سکتا ہے۔ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ بڑھا ہوا مانتے ہیں۔ نہ کہ کم کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ نبی آ سکتا ہے۔ لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع سے اور آپ کی امت میں سے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی نہیں آ سکتا صرف ولی آ سکتا ہے۔ یہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ کو کم کرنا ہے نہ کہ زیادہ کرنا۔

غیر مبایعین ہم پر بہتان اور الزام لگاتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کی تعریف کریں۔ لیکن جہاں غیر احمدیوں نے ہمارے خلاف فتوے لگائے۔ ان لوگوں کو بھی ساتھ ہی لپیٹ رہے ہیں۔ من حفر بئراً لاخیہ فقد وقع فیھا۔ کی مثال ان پر صادق آ رہی ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ احمدی ان ریزولیوشنوں اور اس پروپیگنڈے سے ڈر جائیں گے۔ یہ غیر احمدیوں کا اور دوسرے لوگوں کا وہم ہے۔ یہ جماعت لوگوں کے رحم پر نہیں۔ بلکہ یہ جماعت اللہ تعالےٰ کے رحم پر ہے۔ ہم ہرگز نہیں ڈریں گے۔

لجنہ اماء اللہ جالندھر کا جلسہ

لجنہ اماء اللہ جالندھر کا دوسرا ماہانہ جلسہ زیر صدارت محترمہ سرداز بیگم صاحبہ ۲ جولائی ۱۹۴۴ء تین بجے شام منعقد ہوا تھا۔ تلاوت عزیزہ معروف سلطانہ نے کی۔ محترمہ رحمت جان صاحبہ نے تقریر کی۔ جس کا موضوع تھا احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟ بعد میں عزیزہ رشیدہ خاتون نے مضمون پڑھا۔ کہ رسول کا انکار خدا کا انکار ہے۔ محترمہ اختر النساء نے سادہ زندگی پر تقریر کی۔ عاجزہ نے تنظیم مستورات پر تقریر کی۔ عزیزہ سعادت جہاں اور معروف سلطانہ نے نظم نہایت خوش الحانی کے ساتھ سنائی۔ عاجزہ نے صوم وصلوٰۃ کی پابندی اور سلسلہ کے کاموں میں مستورات کو دلچسپی کے ساتھ حصہ لینے کی تلقین کی۔ صدر صاحبہ نے ایک لمبا خطبہ پڑھا۔ جس کو سامعین نے بڑے غور سے سنا۔

ایم۔ کے سیکرٹری لجنہ اماء اللہ جالندھر شہر

فوری ضرورت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں دو کارکنوں کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ امیدوار محنتی۔ جرأت اور دیانتدار ہونے چاہئیں۔ مولوی فاضل یا میٹرک پاس کے لئے فی الحال تیس ۳۰ روپے تنخواہ اور جنگ الاؤنس تنخواہ کا پچیس ۲۵ فی صدی ہوگا۔ چونکہ یہ خالص مذہبی مجلس ہے۔ اور اس کا کام خالص دینی کام ہے۔ اس لئے ثواب حاصل کرنے کا بھی بہترین موقعہ ہے۔ درخواستیں امیریا پریذیڈنٹ صاحب مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ بہت جلد دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان میں پہنچ جانی چاہئیں۔ خاکسار۔ معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مصری صاحب کا بالمقابل شوق تفسیر نویسی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو حقائق و معارف سے پُر بالمقابل تفسیر لکھنے کا چیلنج دنیا کے علماء کو دیا۔ اُسے شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری۔ نے قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ اس چیلنج کے مخاطب وہ بھی ہیں۔ اور ان کا ۲۴۔ ۲۵ سال تک سیدنا حضرت مصلح موعود کے روحانی خوان یغما سے ریزہ چینی کرنا۔ اسی بارگاہ کو اپنا روحانی مسکن و مامن یقین کرنا۔ حضور کے جملہ عقائد کو عقائد حقہ اور اعمال صالحہ کا منبع تسلیم کرنا اور ان سب باتوں کے باوجود اپنی بے مثال تہیدستیٔ قسمت کے باعث اس بارگاہ عالی سے دھتکار دیا جانا ان کے بالمقابل حق تفسیر نویسی پر کسی طرح اثر انداز نہیں ہوتا۔ اپنی اپنی سمجھ ہے اگر شیخ صاحب اخلاق و روحانیت کی بساط پر اس بُری طرح پٹ چکنے کے بعد بھی اپنے آپکو حضرت مصلح موعود کے بالمقابل آنے کے قابل سمجھیں تو ہم سوائے اس سمجھ پر افسوس کرنے کے اور کیا کر سکتے ہیں۔ کوئی ان صاحب سے پوچھے کہ کیا کوئی اپنی بدکرداریوں کے باعث گھر سے نکالا ہوا غلام بھی کبھی اپنے آقا کے کسی برابری مرتبت کے چیلنج کا مخاطب ہو سکتا ہے؟ شیخ صاحب اپنی پیشانی سے اس در پر پچیس سالہ جبین سائی کے نقوش تو مٹا لیں۔ پھر برابری کا شوق بھی کر لیں۔ اگر عقل سلیم اور احساس صحیح شیخ صاحب کا ساتھ دیتے۔ تو وہ خود ہی اس میدان میں اُترنے سے حجاب محسوس کرتے لیکن افسوس ایسا نہیں ہوا۔ اس لئے ہم صاف الفاظ میں شیخ صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ ؎ ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن۔ شیخ صاحب اچھی طرح سمجھ لیں۔ کہ وہ اس چیلنج کے مخاطب نہیں ہیں۔ ایک ایسا شخص جو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اس عزت کے ساتھ نکالا گیا۔ کہ ایک حقیر احمدی بھی اُسے خطاب کے لائق نہیں سمجھتا تھا جو کسی جماعت یا گروہ کا امام یا پیشوا نہیں۔ جسے نہ پیغامی اپنا سمجھتے ہیں۔ نہ اور کسی کی اتباع اُسے حاصل ہے۔ جو اپنے نفس کے سوا دنیا میں کسی اور وجود کا نمائندہ نہیں ہے۔ جو اس درجہ پر پہنچ چکا ہے۔ کہ اس کا اپنا سایہ بھی اُس سے شرما کر جُدا ہو جانا چاہتا ہوگا۔ وہ کس منہ سے اپنے آپ کو اس چیلنج کا مخاطب سمجھتا ہے۔

پھر اس سے بھی عجب تر بات یہ ہے کہ شیخ صاحب کو اس شوق تفسیر نویسی کے فیصلے کا بھی اچھی طرح علم ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ جب مصری صاحب اس زمینی علم کے حصول کے لئے جس پر وہ اس قدر نازاں ہیں مصر گئے۔ تو ان کے آقا و مولا واجب الاطاعت امام و مطاع اپنے زمانہ کے بے نظیر عاشق و عالم قرآن سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا تھا۔ کہ

”تمہیں وہاں سے کسی شخص سے قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ جب تم واپس قادیان آؤ گے۔ تو ہمارا علم قرآن پہلے سے بھی انشاءاللہ بڑھا ہوا ہوگا۔ اور اگر ہم نہ ہوئے۔ تو میاں محمود سے قرآن پڑھ لینا“

(الفضل یکم اپریل سنہ ۱۹۱۴ء)

ہم مصری صاحب سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا اس سے زیادہ صحیح فیصلہ دینے کی کسی شخص میں اہلیت ہے؟ کہ اب فیصلے کے لئے نور الدین صدیق رضی اللہ عنہ سے کوئی بڑا ماہر قرآن اور بڑا صاحب علوم تلاش کر لیں گے؟ کیا وہ اب فیصلہ شدہ چیز کا پھر فیصلہ کرانا چاہتے ہیں۔ مصری صاحب ایک ہی بات اپنے حق میں کہہ سکتے تھے۔ کہ مصر جا کر انہوں نے بڑی علمی استعداد پیدا کر لی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی عجیب حکمت ہے کہ حضرت علامہ نور الدین رضی اللہ عنہ نے مصری صاحب کی انتہائی علمی قابلیت کو مدنظر رکھکر اس وقت کے لئے فیصلہ لکھا ہے۔ جب مصری صاحب اپنے تمام علوم ظاہری سے آراستہ ہو کر مصر سے واپس آ چکے ہونگے اور صاف تحریر فرمایا ہے۔ کہ اگر ہم نہ ہوں تو قرآن میاں محمود سے پڑھ لینا۔ گویا جب مصری صاحب کو زمینی علوم کا معراج بھی حاصل ہو جائے گا اس وقت بھی وہ زیادہ سے زیادہ اس قابل ہوں گے کہ سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کے قدموں میں بیٹھ کر حضور سے قرآن پڑھیں۔ اس سے زیادہ حیثیت انہیں پھر بھی حاصل نہ ہو گی۔

میں سچ کہتا ہوں۔ اگر مصری صاحب متّقی بالطبع ہو کر اس فیصلے پر غور فرماتے۔ تو اپنی علمی فرومایگی پر پانی پانی ہو جاتے۔ ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار اگر ممکن ہوتا۔ تو مصری صاحب اس خط کو صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا ڈالتے۔ اور اگر اس خط کے وجود سے انکار کی کوئی گنجائش ہوتی۔ تو اس طرح چلا چلا کر انکار کرتے کہ اپنا گلا پھاڑ لیتے۔ لیکن ان سے انکار کسی طرح بن نہیں پڑتا۔ اور مفر کی انہیں کوئی راہ نہیں سوجھتی۔

بالمقابل تفسیر نویسی کا موقعہ تو آتا ہی آئے گا۔ شیخ صاحب نے اس چیلنج کو منظور کرتے ہوئے ایسے علمی اخلاقی اور روحانی کمالات کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ ہر صاحب بصیرت انہیں پڑھکر شرم محسوس کرنے لگتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ایسی تفسیر لکھنے کا چیلنج دیا تھا۔ جسے پڑھ کر دل اس یقین سے بھر جائیں۔ کہ یہ خدائے قادر کی زندہ کتاب ہے۔ اس تفسیر میں ایسے علوم و معارف و حقائق درج ہوں۔ جن کے مطالعہ سے دل ہر قسم کی نفسانی آلودگیوں سے پاک ہوں۔ اور قلوب آتش محبت الٰہی سے گرما جائیں۔ غرض وہ ایسی تفسیر ہو۔ کہ ہر پڑھنے والا بآسانی فیصلہ کر سکے۔ کہ وہ کون سا دل ہے جو خدا تعالیٰ کے اپنے ہاتھوں سے پاک کیا ہوا۔ اور اس کے انوار و علوم کا مہبط اور لا یمسہ الا المطہرون کا مصداق ہے۔

احباب غور فرمائیں۔ کہ اس معیار پر پورا اترنے کے لئے مصری صاحب نے کتنی بڑی چھلانگ لگانے کا ارادہ کیا ہے۔ انہوں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنے بلند پایہ علوم ظاہری کے اظہار کے لئے ”قرآن کریم کے لفظی ترجمہ اور جملوں کی ساخت“ کے متعلق اپنے سی سالہ استادانہ تجربہ کو بروئے کار لا کر سوالات تیار کریں گے۔ اور غالبًا صرف و نحو کے ایسے اصطلاحی جوہر دکھائیں گے کہ انہیں دیکھتے ہی مصری صاحب کے علمی تفوق کا سکہ چار دانگ عالم میں بیٹھ جائے گا۔ مصری صاحب کے نزدیک علوم ظاہری سے مراد قرآن و حدیث و فقہ کا ایمانوں کو درست کرنے والا اور صحیح عقائد پر قائم کرنے والا علم اور علوم ظاہری سے دیگر علوم سائنس۔ فلسفہ۔ علم النفس۔ تاریخ۔ علم الانسان۔ علم اقتصادیات و سیاسیات۔ علم انقلاب امم اور ایسے ہی ہزاروں دیگر علوم مراد نہیں۔ بلکہ ان کے نزدیک سارا علم ظاہری گرامر کی چند اصطلاحی شعبدہ بازیوں میں پنہاں ہے۔ جن کے متعلق ہمیں یقین ہے۔ کہ بوقت امتحان مصری صاحب کو وہ بھی بھول جائیں گی۔ علم کا اس سے زیادہ گرا ہوا معیار قیاس میں نہیں آ سکتا۔ کاش مصری صاحب سوچتے۔

پھر آیت استخلاف و خاتم النبیین کے انتخاب یعنی علوم باطنی کے امتحان میں مصری صاحب نے جس اخلاقی اور روحانی پستی کا ثبوت دیا ہے۔ وہ اور بھی زیادہ عبرت انگیز اور قابل صد ہزار افسوس ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو اہم خطبات کے متعلق اعلان

حضرت صاحب کے خطبات ۱۶ جون اور ۱۶ جولائی ساتھ ساتھ ٹریکٹ کی صورت میں شائع کرنے ہیں۔ تا احباب اس غلط فہمی کا علاج کر سکیں۔ جو ہمارے خلاف ”پیغام صلح“ لاہور نے اشتعال دہی کے ساتھ پھیلائی ہے۔ یہ دونوں خطبات ۲۰×۲۶/۸ سائز کے یعنی علم کتابی سائز کے قریبًا ۴۸ صفحات تک ہونگے۔ کتابت و طباعت وغیرہ سب اخراجات ملا کر موٹا اندازہ ۵/ فی کاپی کا ہے چونکہ یہ زہر دور دور تک اور تیزی سے پھیلایا جا رہا ہے۔ احباب کثرت سے اپنے اپنے ہاں تقسیم کے لئے متعدد کاپیاں خریدیں۔ ایک دفعہ طباعت کے بعد از سر نو چھپوانے میں زیادہ خرچ ہوگا۔ اس لئے احباب فوری طور پر آرڈر خریداری اور قیمت پیشگی بھجوائیں۔ (عبد المغنی خان ناظر دعوۃ و تبلیغ)

آپ نے اپنی طرف سے حضرت مصلح موعود کی طرف یہ بات منسوب کی ہے کہ حضور کا دعویٰ ہے۔ کہ حضور اپنی دو آیات کی صحیح تفسیر کے لئے اس مقام پر فائز ہوئے ہیں۔ کیا مصری صاحب کوئی حوالہ اس کے ثبوت میں پیش کرنے کی جرأت کریں گے۔ احباب غور فرمائیں کہ مصری صاحب نے یہ آیات اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ کسی خاص لدنی علم کے حوصلے سے اور اُن کی خاص روحانیات و معارف سے پُر تفسیر بیان کر سکنے کی امید پر منتخب نہیں کیں۔ بلکہ دروں پردہ انہیں یہ مشرکانہ خیال اس میدان میں کشاں کشاں لے جا رہا ہے۔ کہ فیصلے کے لئے جو عالم عربی زبان کا منتخب کریں گے۔ وہ ننانوے فیصدی کوئی غیر احمدی ہی ہوگا۔ اور اس کا رجحان طبیعت موجودہ مسلمانوں کے عام عقیدہ کی طرف ہوگا۔ پس مصری صاحب کا توکل اللہ تعالےٰ کے کسی عطا کردہ علم پر نہیں۔ بلکہ غیر احمدی عالموں کے اس علم تیرہ پر ہے۔ جو مصری صاحب کی تیرگیٔ فطرت سے مطابقت کرے گا۔ اس دوں ہمتی اور روحانی زبوں حالی کے ساتھ تفسیر نویسی کے میدان میں حضرت فضل عمر ایسے موید من اللہ وجود کے بالمقابل آنا کیسا نادانی کا کھیل ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میں آخر میں مصری صاحب کو ایک بات اور بھی کہے دیتا ہوں۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ یہ چالیں بھی اُن کے کسی کام نہیں آئیں گی۔ مجھے یقین ہے کہ جن کمینگاہوں میں بیٹھ کر وہ لڑنا چاہتے ہیں۔ انشاء اللہ حضرت مصلح موعود کا کوئی ادنےٰ غلام وہاں بھی انہیں۔

ع ہمیں میداں ہمیں چوگاں ہمیں گوئے

کھنا ہوُا آلیگا۔ اور انہیں بھاگنے کے لئے جگہ نہیں ملے گی۔

(خاکسار عطاء اللہ پلیڈر امرتسر)

کیا آپ کو دس سالہ حساب کی دفتری تصدیق مل گئی

(۱) تحریک جدید کے ان مجاہدوں کو جو دس سال کا چندہ ادا کر چکے ہیں۔ دفتر کی طرف سے دس سالہ حساب ارسال کر دیا گیا ہے۔ چونکہ بعض چٹھیاں عدم پتہ ہو کر واپس آگئی ہیں۔ اس لئے وہ دوست جنکو دس سالہ حساب نہیں ملا۔ وہ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کو لکھیں۔ تا ان کا حساب ارسال کر دیا جائے۔

(۲) وہ احباب جن کا سال دہم کا چندہ تو وصول ہو گیا ہے۔ مگر ان کے گذشتہ سالوں میں بقایا یا کوئی سال خالی ہے۔ ان کو بھی اطلاع کر دی گئی ہے۔ تا وہ بھی اپنا بقایا یا خالی سال ادا کر دیں۔ تو ان کا نام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج کے رجسٹر میں لکھا جائے۔ ان کا نام ایک کتاب میں بھی شائع کیا جائیگا۔ نیز انہیں خدا کے مصلح موعود فضل عمر ایدہ اللہ کی دستخطی چٹھی بھی ارسال کی جائے گی۔

(۳) وہ احباب جنہوں نے ابھی تک سال دہم کا چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ جلد تر ادا کریں۔ تا ان کو بھی دس سالہ حساب کی دفتری تصدیق ارسال کی جائے۔ ایسے احباب کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ ۳۱ر جولائی تک اپنا چندہ ادا کر دیں۔ اگر کسی کے ذمہ گذشتہ سالوں کا کوئی بقایا ہو۔ تو وہ بھی ادا کر دیں۔ تا ان کے بھی دس سال پورے ادا ہو جائیں۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۶ر جولائی - نیوگنی میں جو لڑائی شروع ہوئی تھی - وہ فی الحال ختم سمجھنی چاہیئے - آئتاپے کے جزیرہ کی طرف سے جاپانیوں نے نکلنے کی کوشش کی تھی - مگر کامیاب نہ ہوسکے - اس جزیرہ پر امریکن ہوائی جہازوں نے ساٹھ ٹن بم گرائے - تیل کی ٹینکیوں پر نشانے لگے - اور تیل سڑکوں پر بہنے لگا - جس سے سارے علاقہ میں آگ بھڑک اٹھی - جزیرہ گوام پر امریکن جنگی جہازوں نے حملہ کیا - اور پانچ جاپانی جہاز ڈبو دیے -

واشنگٹن ۱۶ر جولائی - امریکن گورنمنٹ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے - کہ ایک ماہ میں امریکن ہوائی جہازوں نے جنگی جہازوں سے اڑکر ۷۶۷ جاپانی ہوائی جہاز برباد کئے اور ۷۰ جاپانی جہازوں کو ڈبو دیا یا نقصان پہنچایا -

لنڈن ۱۶ر جولائی - شمالی پولینڈ میں سرخ فوج نے دریائے نیمن کو پار کرلیا ہے اور اریٹا پر قبضہ کرچکی ہے - جو ریلوں اور سڑکوں کا ایک اہم سنٹر ہے - اس بات کے آثار موجود ہیں کہ جرمن مشرقی پرشیا کو بالکل خالی کر جائیں گے -

لنڈن ۱۶ر جولائی - اتحادی فوج اٹلی میں اب لیگ ہارن کی بندرگاہ سے صرف چھ میل دور ہے - بحیرہ روم کے ہوائی بیڑے کے ہوائی جہازوں نے کل پلوسٹی کے تیل کے کارخانوں پر سخت حملے کئے -

بمبئی ۱۶ر جولائی - گاندھی جی نے اپنے نئے فارمولا کے سلسلہ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا - کہ اب تک نہ مسٹر جناح نے اس کے متعلق اپنی رائے ظاہر کی ہے - اور نہ مسلم لیگ نے - اپنی صحت کی کمزوری کے پیش نظر میں نے فیصلہ کیا ہے - کہ اس فارمولا کے سلسلہ میں جتنے بھی سوالات پیدا ہونگے - ان کے جواب بھی مسٹر راجگوپال اچاریہ ہی دیں گے -

لاہور ۱۶ر جولائی - پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے اعلان ہوا ہے - کہ صوبہ میں بلا مہر سوتی کپڑا فروخت کرنا جرم ہے - ۲۰ر جولائی کے بعد جس کے پاس ایسا کپڑا پایا گیا - اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی - مہر لگوانے کے لئے دس یوم کے اندر اندر سول سپلائز آفیسر یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو درخواست دینی چاہیئے - بلا مہر کپڑا خریدنا بھی جرم ہے -

لنڈن ۱۶ر جولائی - جرمن نیوز ایجنسی نے تسلیم کرلیا ہے کہ صورت حالات تشویشناک ہے - اسوقت ہماری ہر چیز خطرہ میں ہے روسی سیلاب نے جرمنی کی مقدس سرزمین کے لئے خطرہ پیدا کردیا ہے - مگر ہم نے تہیہ کر رکھا ہے - کہ اس سیلاب کو اپنے گھروں اور عزیزوں سے دور رکھیں - یہ مقدس لڑائی اب صحیح معنوں میں ہمہ گیر لڑائی ہوگی - پیشتر اس کے کہ خطرہ ہمارے وطن کے دل کے قریب پہونچے - ہم یورپ میں تباہی کا طوفان بپا کردینگے - جس میں صرف خون بہانے کی آواز ہی سنی جاسکے گی -

دہلی ۱۶ر جولائی - حکومت ہند نے اعلان کیا ہے - کہ عام ضروریات کی چیزوں کی قیمتوں پر کنٹرول کے بعد اشیاء کی سپلائی پر کنٹرول ضروری ہے - لہذا جو چیز بھی کوئی دوکاندار باہر سے منگوائے یا ہندوستان کے کسی کارخانہ سے خریدے یا تیار کرائے اس کی اطلاع فوراً کنٹرولر جنرل سول سپلائز کو دے - اور انہیں خود بخود فروخت نہ کرے - بلکہ کنٹرولر کی ہدایات کے ماتحت تقسیم کرے -

واشنگٹن ۱۶ر جولائی - جزیرہ سائپان کی لڑائی میں دو جاپانی امیر البحر مارے گئے ہیں - ان میں سے ایک وہ ہے - جس نے پرل ہاربر پر حملہ کیا تھا - اور اس وقت وسطی بحر الکاہل کا کمانڈر انچیف تھا -

لنڈن ۱۶ر جولائی - دار العوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا - کہ جاپانیوں کو ہندوستان سے نکالنے کا تمام خرچ ہندوستان کے خزانہ پر پڑیگا - اسی طرح ہندوستان کے لوکل ڈیفنس کا خرچ بھی - جاپان کے خلاف جنگ کا خرچ ایک معاہدہ کے مطابق جو طے پاچکا ہوا ہے - دونوں ملک ادا کریں گے -

سکھر ۱۶ر جولائی - سنٹرل جیل میں شدید گرمی کے باعث تین روز میں ۲۵ قیدی موت کا شکار ہوگئے - آئندہ کیلئے حکم دیا گیا ہے - کہ قیدیوں کو کھلی جگہ میں سلایا جائے - اور ہر ایک کو روزانہ پاؤ برف دی جائے -

ماسکو ۱۶ر جولائی - روسی فوجیں اب جرمن سرحد سے صرف پانچ میل کے فاصلہ پر ہیں - اور روسی توپیں جرمن سرحد پر گولہ باری کر رہی ہیں - گراڈ نو جو مشرقی پرشیاء کی آخری جرمن چھاؤنی ہے - اسوقت روسی توپ خانہ کی زد میں ہے -

انقرہ ۱۶ر جولائی - معلوم ہوا ہے کہ ترک اور اتحادیوں میں پھر ڈپلومیٹک بات چیت شروع ہوچکی ہے - اور روس اس گفتگو میں نمایاں حصہ لے رہا ہے -

ناگپور ۱۶ر جولائی - اس علاقہ میں مون سون ہوائیں تیزی سے چلنے لگی ہیں - اور پہلے ہی پانچ روز میں ۲۳ انچ بارش ہوگئی ہے - شہر کا ایک حصہ خالی کردیا گیا ہے -

واشنگٹن ۱۶ر جولائی - محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے - کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے - اب تک کل ۲۳۵۴۱۱ امریکن ہلاک زخمی اور مفقود الخبر ہیں -

مدراس ۱۶ر جولائی - گورنمنٹ کے محکمہ ماہی گیری نے مالابار کے ساحل سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ایک شارک مچھلی پکڑی جس کی لمبائی ساڑھے گیارہ فٹ اور وزن آٹھ من کے قریب ہے - اس قسم کی مچھلیوں نے کئی لوگوں کو ہلاک کر دیا - اسلئے محکمہ نے ان کے خلاف باقاعدہ مہم شروع کردی ہے -

لنڈن ۱۶ر جولائی - اندازہ کیا گیا ہے - کہ فرانس میں اسوقت بیس ۲۰ سے پچیس ۲۵ ڈویژن تک جرمن فوج موجود ہے اتحادی فوج کی تعداد بھی ۵ لاکھ کے قریب ہے اور انکے قریباً تین ہزار ٹینک موجود ہیں - نارمنڈی کے ساحلی محاذ پر جرمن پر دار بم گرے - جنرل آئسن ہوور نے ایک بیان میں کہا - کہ میری رائے میں یہ اتفاقاً یہاں گرے ہیں - قصداً نہیں گرائے گئے

دہلی ۱۶ر جولائی - امپھال سے ٹمو تک ۱۳۰ میل لمبی ریلوے لائن جو ہندوستان کو آنے کا دوسرا رستہ ہے - جاپانیوں سے بالکل صاف کردیا گیا ہے - اس مہم میں صرف تین ہفتے صرف ہوئے - اس مہم میں برطانی سپاہیوں کے علاوہ پنجابی اور ڈوگرہ سپاہیوں نے بھی حصہ لیا -

لنڈن ۱۶ر جولائی - نارمنڈی میں اتحادی فوج نے کان کے جنوب مغرب میں ایک نیا حملہ شروع کردیا ہے - اور اسکوئے پر قبضہ کرلیا ہے - شیربورگ کے مغربی کنارے پر جو فوج نیچے کی طرف بڑھ رہی ہے - وہ اب لیسے کی بیرونی بستیوں تک پہنچ گئی ہے - جرمنوں نے اس شہر کے باہر اونچی جگہ پر مورچے سنبھال لئے ہیں - برطانی کینیڈین فوجوں کے محاذ پر کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی - آئندہ لڑائی کیلئے فریقین فوجیں اکٹھی کر رہے ہیں -

لنڈن ۱۶ر جولائی - اٹلی میں آٹھویں فوج نے گھمسان کی لڑائی کے بعد اریزو سے چار میل جنوب میں ایک تین ہزار فٹ بلند پہاڑی پر قبضہ کرلیا ہے - جہاں سے فلورنس جانیوالی ریلوے لائن اور سڑک صاف نظر آتی ہے -

لنڈن ۱۶ر جولائی - جو روسی فوج لتھونیا میں بڑھ رہی ہے - اسنے دریائے نیمن کے پار کے مورچہ کو اور چوڑا کرلیا ہے جرمن ہائی کمانڈ نے اس علاقہ کو پوری طرح تباہ کرنے کی سکیم بنائی ہے -

واشنگٹن ۱۶ر جولائی - جزیرہ آئتاپے کے مغرب میں گھری ہوئی جاپانی فوج پر آسٹریلوی کروزر اور امریکن ڈسٹرائر بڑے زور کی گولہ باری کر رہے ہیں -

دہلی ۱۶ر جولائی - بشن پور کے آس پاس جاپانیوں نے خود ہی دو مزید دیہات خالی کر دئے ہیں - برطانی ہوائی جہازوں نے برما میں دور دور تک حملے کئے - مانڈلے اور پنیا کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا - گذشتہ دنوں جن مقامات پر ہماری فوجوں نے قبضہ کیا ہے - وہاں اس نے مضبوطی سے قدم جما لئے ہیں - مچینا کے شمال کی طرف سے بڑھنے والی چینی فوج - [illegible]